روزنامہ
FD-10 (ٹیلیفون نمبر 047-6213029)

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 13 مئی 2011ء 9 جمادی الثانی 1432 ہجری 13 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 109

ادائیگی نماز کا اعزاز

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مصروفیت کی وجہ سے عشاء کی نماز پڑھانے بہت دیر سے تشریف لائے یہاں تک کہ ہم انتظار کرتے کرتے کئی دفعہ سوئے اور جاگے- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے فرمایا آج دنیا میں تمہارے سوا اور کوئی قوم نہیں جو نماز کا انتظار کرتی ہو-

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الوضوء من النوم حدیث نمبر 171)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس انسان کا کس قدر افضل رتبہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ولی یا دوست کہہ کر پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ وعدہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک حدیث بخاری میں وارد ہے (۔) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا ولی ایسا قرب میرے ساتھ بذریعہ نوافل پیدا کر لیتا ہے۔ انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے، اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض، دوسرے نوافل، فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔ جیسے قرضہ کا اتارنا۔ یا نیکی کے مقابل نیکی۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں، یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں۔ اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہو رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ، پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

ایک فرائض ہوتے ہیں، دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو، نوافل سے پوری ہو جاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔

انسان زکوٰۃ دیتا ہے تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے اس کے سوا بھی رکھے۔ قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے۔ کیونکہ اس نے مروت کی ہے۔

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے۔ (۔)

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں، یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 437)

جوانی کی عبادت کی فضیلت

سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:۔

''حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''اگر اُس نے یہ زمانہ خدا کی بندگی، اپنے نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گزارا ہوگا تو اس کا اسے یہ پھل ملے گا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کے قابل نہ رہے گا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق حال ہو جاوے گی تو فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجا لاتا تھا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ اس کی ذات پاک اپنے بندہ کو معذور جان کر باوجود اس کے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا پھر بھی وہی اعمال اس کے نام درج ہوتے رہتے ہیں''۔ پس ہر احمدی کو صحت کی حالت میں یہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرے اور نہ صرف باقاعدگی اختیار کرے بلکہ باجماعت نمازوں کی طرف بھی توجہ دے۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 23-24)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ماہر امراض بچگان کی آمد

مکرمہ ڈاکٹر عالیہ احمد صاحبہ ماہر امراض بچگان (Paeds Specialist) مورخہ 15 مئی 2011ء کو بچوں کے معائنہ کیلئے فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں گی۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مریض بچوں کو ہسپتال لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 616

کلام اللہ کی مسحور کن تلاوت

جناب ڈاکٹر شیخ بشارت احمد صاحب (ولادت 1876ء بیعت 1902ء۔ وفات 1943ء) نہایت عمدہ انشاء پرداز مؤلف اور مولوی محمد علی صاحب کے خسر تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے رسالہ ''الوصیت'' کو پڑھتے ہی اس پر لبیک کہا اور 22 جنوری 1906ء کو جبکہ آپ اپنے وطن امرتسر کی بجائے پنڈی گھیپ ضلع اٹک میں اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ کی حیثیت سے قیام فرما تھے۔ فارم میں اپنے کوائف درج کر کے مع دستخط کے اور مرکز احمدیت میں بھجوا دیئے جو اخبار الحکم 17/اکتوبر 1906ء صفحہ 11 کالم 3 میں شائع ہوئے لیکن جب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام ممبران اور سب جماعت نے نظام خلافت پر اجماع کر لیا تو آپ نے دوبارہ 29 جنوری 1909ء کو وصیت کی جس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ ''میرے مرنے کے بعد میری اولاد و اناث نابالغ ہوں تو ان کی تعلیم و تربیت و تزویج وغیرہ کا انتظام بطور گارڈین خلیفہ وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سرپرستی میں کیا جائے۔'' (ریکارڈ بہشتی مقبرہ)

مگر افسوس کہ آپ خلافت ثانیہ کے قیام پر اس کی بیعت کی توفیق نہ پا سکے۔

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنی کتاب ''مجدد اعظم'' جلد اول صفحہ 606 پر حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی کی جادو اثر تلاوت کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں سپرد قلم فرمایا ہے:۔

''5 جنوری 1899ء کو مقدمہ کی گورداسپور میں پیشی تھی۔ مگر ڈپٹی کمشنر صاحب کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے مقدمہ 11/جنوری 1899ء پر جا پڑا۔ اور نئے ڈپٹی کمشنر ڈوئی کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس مقدمہ کے دوران میں حضرت مرزا صاحب کو پٹھانکوٹ اور دھاریوال بھی جانا پڑا۔ پٹھانکوٹ کے سفر کا ایک ایمان افروز واقعہ یہ ہے کہ اس سفر میں مولانا نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی وغیرہ بھی آپ کے ساتھ تھے اور باہر سے بھی بہت سے احباب جمع ہو گئے تھے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس مقام پر مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کا خیمہ لگا ہوا تھا اس کے نزدیک ہی ایک مکان میں حضرت مرزا صاحب جا کر قیام پذیر ہوئے۔ راجہ غلام حیدر خاں صاحب جو ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے دوران میں مسٹر ڈگلس کے مسل خوان تھے ان دنوں وہ پٹھانکوٹ میں تحصیلدار تھے۔ انہوں نے حضرت مرزا صاحب کے اہتمام میں خاص حصہ لیا۔ حضرت مرزا صاحب کی جائے سکونت اور ڈپٹی کمشنر کے خیمہ کے درمیان میں ایک میدان تھا۔ جہاں حضرت مرزا صاحب اور آپ کے احباب نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔ مغرب کا وقت تھا مغرب کی نماز کے لئے حضرت اقدس میدان میں تشریف لائے اور مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی حسب معمول امام بنے انہوں نے نماز میں جو قرآن پڑھنا شروع کیا تو ان کی بلند مگر خوش الحان اور اثر سے ڈوبی ہوئی آواز مسٹر ڈوئی کے بھی کان میں پڑی وہ اپنے خیمہ کے آگے آ کھڑے ہوئے اور ایک انہماک کے عالم میں کھڑے قرآن سنتے رہے۔ جب نماز ختم ہوئی تو راجہ غلام حیدر خاں صاحب تحصیلدار پٹھانکوٹ کو بلا کر پوچھا کہ آپ کی ان لوگوں سے واقفیت ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں۔ کہا کہ میں نے ان لوگوں کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا ہے میں اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ حد سے باہر ہے۔ اس قسم کا ترنم اور اثر میں نے کسی کلام میں نہیں سنا اور نہ کبھی محسوس کیا۔ کیا پھر بھی یہ نماز پڑھیں گے اور مجھے نزدیک سے سننے کا موقعہ دیں گے؟ راجہ غلام حیدر خاں صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کل ماجرا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دوسرے وقت جب ہم نماز پڑھیں گے تو صاحب بہادر بے شک ہمارے پاس بیٹھ کر قرآن سنیں۔ چنانچہ اب کے دفعہ نماز کے وقت ایک کرسی قریب بچھا دی گئی اور صاحب بہادر آ کر اس پر بیٹھ گئے۔ نماز شروع ہوئی اور مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن پڑھنا شروع کیا اور صاحب بہادر مسحور ہو کر جھومتے رہے۔ نماز کے بعد راجہ غلام حیدر خاں سے اس قرآن خوانی کی بڑی تعریف کی۔''

حضرت مولانا نورالدین کا مؤثر خطبہ جمعہ

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے پُر اثر قلم سے دھاریوال میں حضرت مولانا نورالدین بھیروی کے مؤثر خطبہ جمعہ اور امام الزمان کے لئے ہجوم خلائق کا احوال بھی پڑھیے۔

اسی مقدمہ کے دوران میں حضرت مرزا صاحب کو دھاریوال بھی تشریف لے جانا پڑا۔ 27/جنوری 1899ء تاریخ تھی۔ آپ ایک دن قبل وہاں تشریف لے گئے اور بمقام کھنڈہ جو دھاریوال سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے قیام فرمایا۔ وہاں کی زمیندارنی رانی ایشر کور صاحبہ نے آپ کی دعوت کا سامان کیا۔ بہت سے احباب کپورتھلہ، جالندھر، جہلم اور لاہور سے بھی پہنچ گئے اور 27 تاریخ جنوری کو جس روز مقدمہ تھا نماز جمعہ میدان میں بڑی شان سے پڑھی گئی۔ محمد حسین بٹالوی صاحب نے بھی اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ جمعہ پڑھا۔ اور بہت گلا پھاڑا کہ ''جو مسلمان ہے وہ آ کر ادھر نماز جمعہ پڑھے''۔ مگر معدودے چند آدمیوں کے سوا کوئی ادھر نہ گیا۔ اور ادھر حضرت اقدس کی کشش اس قدر زبردست تھی کہ لوگ پروانہ وار کھنچے چلے آتے تھے اور دو ہزار آدمی سے زیادہ تھے جو نماز جمعہ میں شامل ہوئے۔ مولوی نورالدین صاحب نے خطبۂ جمعہ پڑھا جو نہایت مؤثر تھا۔ خطبہ کے وقت دھاریوال کے کارخانہ کے مزدور ہندو، مسلمان، بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں حلقہ باندھے ہوئے ایک دوسرے پر گرے پڑ رہے تھے۔ اردگرد حلقہ تھا اور بیچ میں نماز ہو رہی تھی۔ کارخانہ کے انگریز اور لیڈیاں بھی سب آپ کو دیکھنے کے لئے آ گئے اور ان کی درخواست پر آپ سامنے آ کھڑے ہوئے۔ اس وقت آپ کے چہرہ پر عجب نور اور طمانت کی جھلک تھی جسے وہ انگریز ایک محویت کے عالم میں دیکھتے رہے۔ ویسے بھی اس قدر کثرت سے اردگرد کے لوگ آپ کی زیارت کو جمع ہو گئے کہ بیٹھنا مشکل ہو گیا اور آخر آپ اٹھ کر ٹہلنے لگے۔

(مجدد اعظم جلد نمبر 1 ص 607)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

20 مئی 2011ء

5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am	تلاوت
5-25 am	ان سائیٹ
6-20 am	لقاء مع العرب
7-25 am	تاریخی حقائق
8-25 am	ترجمۃ القرآن
9-50 am	جلسہ سالانہ یو۔کے 2008ء
11-05 am	تلاوت
11-15 am	درس حدیث
11-25 am	تاریخی حقائق
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-15 pm	سرائیکی سروس
2-00 pm	راہ ھدیٰ
3-35 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	خطبہ جمعہ Live
6-15 pm	تلاوت
6-25 pm	درس حدیث
6-40 pm	زندہ لوگ
7-10 pm	بنگلہ سروس
8-25 pm	رئیل ٹاک
9-30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع 2005ء

21 مئی 2011ء

1-10 am	سیرت صحابیات علیہ السلام
1-35 am	یسرنا القرآن
2-00 am	فقہی مسائل
2-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
3-00 am	ان سائیٹ
3-20 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am	تلاوت
5-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 am	لقاء مع العرب
7-05 am	فقہی مسائل
7-40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
8-55 am	سیرت صحابیات علیہ السلام
9-25 am	راہ ھدیٰ
11-00 am	تلاوت
11-15 am	درس حدیث
11-35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm	یسرنا القرآن
12-35 pm	جلسہ سالانہ یو کے
1-40 pm	سوال و جواب
2-55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
4-05 pm	انڈونیشین سروس
5-10 pm	تلاوت
5-20 pm	زندہ لوگ
5-50 pm	انتخاب سخن Live
6-55 pm	بنگلہ سروس
8-00 pm	چلڈرن کلاس
9-20 pm	راہ ھدیٰ Live
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm	چلڈرن کلاس

باقی صفحہ 8 پر

تحریر: محترم مصطفیٰ ثابت صاحب .... ترجمہ مکرم محمد اظہر منگلا صاحب

خلافت کے متعلق 6 سوال اور ان کے جواب

قسط اول

اللہ تعالیٰ خلیفہ کیسے بناتا ہے

دین حق میں خلافت کا موضوع بڑا وسیع اور اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے متعدد پہلوؤں میں سے ایک پہلو کو اس مضمون میں بیان کروں گا اور وہ یہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ خلیفہ کیسے بناتا ہے''۔ اس موضوع پر کچھ کہنے سے قبل میں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ خلافت کی دو قسمیں ہیں: خلافت ربانی اور خلافت بشری۔ ان دونوں قسموں کی کچھ تفصیلی وضاحت فائدہ مند ہوگی۔

خلافت ربانی

خلافت ربانی، خلافت کی وہ قسم ہے جس میں اللہ تعالیٰ خلیفہ کو منتخب کرتا ہے۔ اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ الف۔ بلاواسطہ۔ ب۔ بالواسطہ۔

الف۔ خلافت ربانی بلاواسطہ وہ خلافت ہے جس میں اللہ تعالیٰ خود خلیفہ کو منتخب کرتا ہے اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے اس خلافت کی دو مثالیں بیان کی ہیں۔ پہلی مثال حضرت آدم علیہ السلام کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''اور (یاد رکھ) جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ یقیناً میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں''۔ (البقرۃ:31)

اور دوسری مثال حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

''اے داؤد! یقیناً ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر''۔ (ص:27)

جب اللہ تعالیٰ خلیفہ کو بلاواسطہ منتخب کرتا ہے تو وہ خلیفہ، اللہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور اسے خلیفۃ اللہ کہا جاتا ہے۔ پس ہر نبی اور ہر رسول خلیفۃ اللہ ہے اور نبوت دراصل بلاواسطہ خلافت ربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود خلیفہ کو (یعنی نبی کو) منتخب کرتا ہے اس میں کسی انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے امام مہدی کے متعلق فرمایا کہ امام مہدی خلیفۃ اللہ ہوگا۔

ب۔ خلافت ربانی کی دوسری قسم وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ خلیفہ کو بالواسطہ منتخب کرتا ہے اس خلافت کو ''خلافت راشدہ'' کہا جاتا ہے اور یہ وہ خلافت ہے جو کسی نبی یا رسول کے بعد ہوتی ہے۔ اس لئے اسے اس نبی یا رسول کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور اس خلیفہ کو ''خلیفۃ النبی'' یا ''خلیفۃ الرسول'' یا خلیفۃ المسیح'' کہا جاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس خلافت کو ''خلافت علیٰ منہاج النبوت'' قرار دیا ہے۔

اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ ہر نبوت کے بعد ضرورت خلافت آتی ہے۔ آپؐ کی ایک اور حدیث سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل میں نبی آتے رہے ہیں جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کے بعد نبی ہی خلیفہ ہوتا۔

ان دونوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ لفظ ''خلیفہ'' کا اطلاق نبی اور غیر نبی دونوں پر ہو سکتا ہے۔ پس نبی کا جانشین ایک ایسا خلیفہ بھی ہو سکتا ہے جو خود بھی نبی ہو۔ یعنی ایسا خلیفہ جسے اللہ تعالیٰ نے بلاواسطہ چنا ہو۔ جیسا کہ سلیمان علیہ السلام، داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے اور نبی کا جانشین ایسا خلیفہ بھی ہو سکتا ہے جو نبی نہ ہو۔ یعنی ایسا خلیفہ جسے چنا تو اللہ ہی نے ہو لیکن بالواسطہ چنا ہو۔

سورۃ احزاب آیت نمبر 8 میں اللہ تعالیٰ ان انبیاء کے نام بیان فرماتا ہے جن سے میثاق النبیین لیا گیا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

''اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا''۔ (الاحزاب:8)

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ انبیاء ہیں جو کسی امت کے سر پر یعنی آغاز میں آئے یا اس کے آخر میں۔ نوح علیہ السلام اپنی امت کے سر پر تھے اور ابراہیم علیہ السلام اس کے آخر میں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے متعلق فرماتا ہے:۔

اور یقیناً اُسی کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا۔ (الصافات:84)

یعنی نوح کے گروہ میں سے اور مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سر پر تھے اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اس کے آخر میں تھے۔

یہ تمام انبیاء جو کسی امت کے آغاز میں آئے یا اس کے آخر میں، ان سب کے بعد ضرور خلافت قائم ہوئی۔ یعنی خلافت نبوت یا خلافت علیٰ منہاج النبوت

2۔ خلافت بشری

خلافت بشری، ملوکیت اور جمہوریت وغیرہ جیسے سیاسی حکومتی نظاموں میں سے ایک نظام ہے۔ اسلامی تاریخ میں خلافت راشدہ کے بعد اس خلافت کی بنیاد پڑی۔ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوت کے بعد اور خلیفہ ثالث سیدنا عثمانؓ اور خلیفہ رابع سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد اس کا آغاز ہوا۔

طبعاً یہ خلافت، خلافت ربانیہ نہیں کہلا سکتی کیونکہ اس سیاسی نظام میں اللہ تعالیٰ خلیفہ کا انتخاب نہیں کرتا۔ نہ بلاواسطہ اور نہ ہی بالواسطہ۔ اس میں حکومت کے نظام کا انحصار لوگوں پر ہوتا ہے کہ جیسے وہ چاہیں خلیفہ یا حاکم کی تعیین کرلیں۔

میرا مضمون خلافت بشری کے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اس خلافت کا خلافت ربانیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ محض لفظی اشتراک ہے یعنی ''خلافت'' کے لفظ میں۔ لہٰذا میں ہر اس نظام کے متعلق بات نہیں کروں گا جس میں حاکم کے لئے خلیفہ کا لقب استعمال کیا جاتا ہو۔ خواہ یہ خلافت، اموی خلافت ہو یا عباسی۔ فاطمی خلافت ہو یا عثمانی۔ یا کوئی اور خلافت ہو۔

اسی طرح میں اس خلافت ربانیہ کے متعلق بھی بات نہیں کروں گا جس میں اللہ تعالیٰ خلیفہ کو بلاواسطہ چنتا ہے یعنی انبیاء اور رسول۔ میں صرف خلافت ربانیہ کے اس نظام کے متعلق بات کروں گا جو کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کہلاتی ہے۔ یعنی جس میں اللہ تعالیٰ خلیفہ کو بالواسطہ منتخب کرتا ہے۔

موضوع کی اہمیت

یہ موضوع بڑی اہمیت کا حامل ہے اور ہمارے لئے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ، خلیفہ کیسے بناتا ہے اور یہ موضوع ہم احمدیوں کے لئے اور بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس مبارک جماعت میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت کی دوبارہ بنیاد رکھی گئی ہے اور جبکہ ہم خلیفہ سے ایک عہد کرتے ہیں جو عہد بیعت کہلاتا ہے تو ہمارے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم خلیفہ کے مقام کا صحیح شعور اور معرفت حاصل کریں۔ اسی طرح یہ سمجھنا نہایت ضروری ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کے نظام میں اللہ تعالیٰ خلیفہ کیسے بناتا ہے۔ یعنی وہ خلافت جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب خلافت، موروثی اور جبری حکومت میں بدل جائے گی تو دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام ہو گا۔ جیسا کہ فرمایا۔

پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی۔

یہ بات بہت ہی افسوسناک ہے کہ بہت سے لوگ۔ جو رسول اللہؐ کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں اسلام میں داخل ہوئے، وہ اس بات کو نہ سمجھ سکے کہ خلیفہ، اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اور اپنی اسی جہالت کی وجہ سے خلیفہ ثالث سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر حملہ کر کے انہیں شہید کر دیا اور ان کے بعد خلیفہ رابع سیدنا علیؓ بھی مسلمانوں ہی کے ہاتھوں شہید ہوئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے خلافت علیٰ منہاج النبوت کی نعمت ان سے واپس لے لی اور اس طرح خلافت راشدہ کا اختتام ہوا۔

اگر وہ مقام خلافت کا صحیح فہم حاصل کر لیتے اور اس بات کا ادراک حاصل کر لیتے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ کو منتخب کرتا ہے تو وہ خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابع کو قتل کرنے کی جرأت نہ کرتے اور نہ ہی مسلمانوں کی وحدت کو کوئی نقصان پہنچتا۔

بعض سوال جن کے جواب جاننا بہت ضروری ہے

جبکہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کو بالواسطہ چنتا ہے...... یعنی یوں لگتا ہے کہ لوگ اسے منتخب کرتے ہیں...... پس بعض لوگوں کے ذہن میں لازماً بہت سے سوال پیدا ہوں گے مثلاً

اول:۔ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ کو منتخب کرتا ہے، جبکہ بظاہر لوگ اس کا انتخاب کرتے ہیں؟

دوم:۔ اگر اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ کا انتخاب کرتا ہے تو انبیاء اور رسولوں کی طرح اسے بھی بلاواسطہ منتخب کیوں نہیں کرتا؟

سوم:۔ اللہ تعالیٰ کسے بطور خلیفہ منتخب کرتا ہے اور کونسی ایسی صفات ہیں جو اس میں نمایاں ہوتی ہیں؟

چہارم:۔ انتخاب خلیفہ کے عمل میں تمام احباب جماعت شریک کیوں نہیں ہوتے؟

پنجم:۔ وہ کون لوگ ہیں جو خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں؟

ششم:۔ کیا خلیفہ غلطی سے پاک ہے؟ خلیفہ سے کس قسم کی غلطی ہونا ممکن ہے؟

یہ تمام سوالات بہت اہمیت کے حامل ہیں اور کافی وشافی جوابات کے محتاج ہیں۔ اب میں ہر سوال کو علیحدہ علیحدہ لے کر ان کے جوابات پیش کرتا ہوں۔

پہلا سوال

کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ کو منتخب کرتا ہے، جبکہ بظاہر لوگ اس کا انتخاب کرتے ہیں؟

اس سوال کا جواب دینے کے دو طریقے ہیں۔ پہلا یہ کہ یہ بیان کیا جائے کہ انسان بعض اعمال کرتا ہے لیکن ان اعمال کے نتائج پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ دوسرا یہ کہ یہ بیان کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بعض کام کرتا ہے لیکن ان کا ظہور انسان کے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔

دلائل از قرآن مجید:

پہلی دلیل:

قرآن کریم پہلے طریق کو خوب کھول کر بیان کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ بعض اعمال ایسے ہیں جو کرتا تو انسان ہے لیکن ان کے نتائج اللہ تعالیٰ مترتب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

''بھلا بتاؤ تو سہی کہ جو کچھ تم کاشت کرتے ہو۔ کیا تم ہی ہو جو اُسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں؟'' (الواقعہ:65-64)

کسان آپس میں اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ اس سال ہم یہ اُگائیں گے اور یہ اُگائیں گے۔ یا یہ کہ...... اس سال میں نے جو فصل اُگائی وہ بہت عمدہ تھی وغیرہ وغیرہ۔ کسان ہی زمین میں ہل چلاتا ہے، بیج ڈالتا ہے، کھیتی کو پانی لگاتا ہے اور اس کا خوب خیال رکھتا ہے اور تیار ہونے پر اُسے کاٹتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نہیں اُگاتے ہم ہی ہیں جو اُگانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زراعت کے اس عمل کو جسے

بظاہر کرتا تو انسان ہے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے۔ کیونکہ کسان کے لئے زراعت کے اس قانون کی پابندی کرنا ضروری ہے جسے اللہ نے قائم کیا ہے۔ اگر کسان اس قانون کی خلاف ورزی کرے گا تو کوئی کھیتی نہیں اگے گی۔ پس اصل کسان اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ اسی نے زراعت کا نظام بنایا ہے اور کسان کیلئے اس نظام کے مطابق عمل کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔

پس جب انسان الٰہی نظام کی پیروی کرتا ہے تو اس کے نتائج اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی کے موافق مترتّب ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ نے انتخاب خلیفہ کے لئے ایک نظام بنایا ہے جس کی پیروی کے سوا ہمارے لئے اور کوئی چارہ نہیں اور یہ نظام بعض مخصوص امور کا تقاضا کرتا ہے۔

پہلا اور سب سے اہم امر یہ ہے کہ کوئی نبی اللہ کی طرف سے مبعوث ہو۔ کیونکہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام کسی نبی کی بعثت کے بعد ہی ممکن ہے۔ یہ نبی اپنے پیچھے مومنوں کی ایسی جماعت چھوڑ جاتا ہے جو حقیقی تقویٰ اور عمل صالح پر قائم ہوتی ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ انتخاب خلیفہ میں یہ جائز نہیں کہ کوئی شخص خود اپنا نام پیش کردے۔ کیونکہ جو خود اپنے آپ کو پیش کرتا ہے وہ خود کو دوسروں سے افضل سمجھتا ہے اور قرآن کریم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

’’پس اپنے آپ کو (یونہی) پاک نہ ٹھہرایا کرو۔ وہی ہے جو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ متقی کون ہے‘‘۔
(النجم:33)

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ رسول پاک ﷺ نے عبدالرحمٰن بن سمرۃ سے فرمایا کہ امارت (یعنی عہدہ) نہ مانگو۔ اگر تمہارے سوال کرنے پر تمہیں عہدہ دیا گیا تو تم سے اس کی باز پُرس میں سختی کی جائے گی اور اگر بن مانگے دیا گیا تو تمہاری مدد کی جائے گی۔
(بخاری۔ کتاب الاحکام۔ باب من سأل الامارۃ وکل الیھا)

پس چاہئے کہ اس منصب کے حصول کے لئے کوئی، دوسرے سے مقابلہ نہ کرے۔ کیونکہ جو بھی دوسرے سے اس معاملہ میں مقابلہ کرتا ہے وہ گویا بزبان حال یہ کہتا ہے کہ ’’مجھے منتخب کر لو اور کسی اور کو منتخب نہ کرو۔ کیونکہ میں اس سے بہتر ہوں۔‘‘

تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی جائے کہ وہ خود انتخاب خلیفہ کے عمل کا والی ہو جائے اور اس کی نگرانی فرمائے۔ اللہ تعالیٰ دعا کے متعلق فرماتا ہے:۔

’’اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں‘‘۔
(البقرۃ:187)

اسی طرح فرمایا:۔

’’تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا‘‘۔ (الفرقان:78)

پس جب انسان تمام ضروری کام کرلے گا اور وہ تمام مطالبات پورے کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے انتخاب خلیفہ کے عمل کو سرانجام دے گا۔ لیکن اگر انسان اس نظام کی جسے اللہ نے بنایا ہے کماحقہٗ پیروی نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی انتخاب خلیفہ کے عمل میں دخل نہیں دے گا اور اپنا ہاتھ اس پر سے اٹھا لے گا۔

دوسری دلیل:

دوسری دلیل اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بتائی ہے کہ بعض اعمال ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کرتا ہے لیکن ان کا ظہور انسانی ہاتھوں سے ہوتا ہے۔ بظاہر ایسا لگتا ہے کہ یہ انسانی کام ہے مگر درحقیقت اس کے کرنے والی اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’ان سے لڑائی کرو۔ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا‘‘۔ (التوبہ:14)

یہ آیت ابتدائی مسلمانوں کے لئے نازل ہوئی جو حد سے تجاوز کرنے والے مشرکوں سے قتال کر رہے تھے۔ پس اُن مشرکوں کی اس زیادتی نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دائمی سنت ہے کہ جب بھی منکرین انبیاء اپنی بغاوت میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں تو اُن پر عذاب نازل ہوتا ہے اور اللہ کا غضب ان کو آلیتا ہے۔ پس جب مشرکین مکہ کی سرکشی اور زیادتی حد سے بڑھ گئی تو الٰہی عذاب ان کے لئے مقدر کر دیا گیا۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تسلی دیتا ہے کہ عنقریب اُن کے دشمنوں پر عذاب نازل ہونے والا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ ان پر بلاواسطہ عذاب نازل کرے جیسا کہ گزشتہ انبیاء یعنی نوح، لوط اور موسیٰ علیہم السلام کے دشمنوں کے ساتھ کیا، اللہ تعالیٰ مشرکین مکہ پر مومنوں کے ہاتھوں سے عذاب نازل کرے گا۔ پس مومنوں کے لئے ضروری ہوا کہ وہ حد سے تجاوز کرنے والے مشرکین سے قتال کریں تا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے ہاتھوں سے اُن کو عذاب دے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کام ہے تو اللہ تعالیٰ کا لیکن اس الٰہی فعل کا ظہور مومنوں کے ہاتھوں سے ہوگا۔

اس سے یہ بات بڑی واضح ہو جاتی ہے کہ بعض کام اللہ کے تصرف سے ہوتے ہیں لیکن وہ انہیں اپنے فرمانبردار مومنوں کے ہاتھوں سے ظاہر کرتا ہے۔ ان مومنوں کے ہاتھوں سے جو اس کے احکام کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’پس تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ ہے جس نے انہیں قتل کیا ہے۔ اور (اے محمد!) جب تُو نے (ان کی طرف کنکر) پھینکے تو تُو نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ ہی ہے جس نے پھینکے‘‘۔
(الانفال:18)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مومنوں نے مشرکین کو قتل نہیں کیا بلکہ اس فعل کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اللہ نے اسے اپنی طرف کیوں منسوب کیا ہے؟ کیونکہ مسلمانوں نے یہ کام اللہ ہی کے حکم کے موافق کیا تھا اور اس کے نتائج بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کئے۔ مسلمان تو منشاء الٰہی کو عملی رنگ میں لانے کے لئے بطور آلہ کے تھے۔

قرآن کریم میں کثرت سے ایسے دلائل موجود ہیں جن سے ہمیں واضح ثبوت ملتا ہے کہ انسان جب اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے کوئی کام کرتا ہے تو یہ کام جو بظاہر تو انسانی کام لگتا ہے، اللہ کا کام ہو جاتا ہے اور انسان کی حقیقت صرف ایک وسیلہ کی ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے ارادہ کی تکمیل کے لئے اپناتا ہے۔ اور یہی وہ وسیلہ ہے جسے اللہ تعالیٰ انتخاب خلیفہ کے لئے اختیار کرتا ہے اور اس وسیلہ کے ذریعہ اپنے ارادہ اور منشاء کا اظہار کرتا ہے۔

دوسرا سوال

اگر اللہ تعالیٰ ہی خلیفہ کا انتخاب کرتا ہے تو انبیاء کی طرح اسے بلاواسطہ منتخب کیوں نہیں کرتا؟ انبیاء کو تو کوئی منتخب نہیں کرتا اور نہ ہی نبی کے انتخاب کے لئے اللہ تعالیٰ انسان کو وسیلہ بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خلیفہ کا انتخاب اس طرح کیوں نہیں کرتا؟

اس سوال کا جواب جاننے کے لئے اللہ کی دو صفات کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ یعنی صفت ’’الرحمٰن‘‘ اور ’’الرحیم‘‘ کو۔

رحمانیت اور رحیمیت:

صفت ’’رحمانیت‘‘ کا تعلق تمام زندہ مخلوق کے ساتھ ہے۔ اس صفت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی برکات وانعامات کا اظہار بغیر کسی انسانی عمل کے کرتا ہے۔ خواہ انسان مومن ہو یا کافر۔ اللہ کی عبادت کرتا ہو یا اس کے وجود ہی کا منکر ہو۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُس پر انعام کرتا ہے۔ زندگی، روشنی، ہوا وغیرہ اللہ تعالیٰ نے سب کے لئے مہیا کی ہیں اس میں مومن اور کافر فرمانبردار اور نافرمان دونوں برابر ہیں۔ انسان نے ہوا کو پیدا نہیں کیا اور نہ ہی کوئی ایسا کام کیا جس سے اس نعمت کا مستحق ہوسکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت سے انسان کے وجود سے بھی پہلے اس کے لئے ہوا کو پیدا کیا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کی وجہ سے بلا استحقاق تمام بنی نوع انسان پر اپنی نعمتیں اور فضل نازل کرتا ہے۔

صفت ’’رحیمیت‘‘ سب کے لئے عام نہیں ہے۔ یہ انسان سے بعض اعمال کا تقاضا کرتی ہے جس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ اس پر انعام کرتا ہے اور بھی بہت سے صفات، صفت رحیمیت میں ان معنوں میں شریک ہو جاتی ہیں کہ انسان کے کسی کام کے نتیجہ میں اس پر اس صفت کا ظہور ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفت ’’الرزاق‘‘ کا تعلق رحیمیت سے ہے، جو انسان سے تقاضا کرتی ہے کہ حصول رزق کے لئے کوشش کرے پھر اس پر صفت ’’الرزاق‘‘ کا ظہور ہوگا۔ اسی طرح ’’الغفور‘‘ رحیمیت ہی کی ایک قسم ہے، یہ انسان سے تقاضا کرتی ہے کہ انسان گناہ سے باز آئے اور اس پر شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے، پھر اس پر صفت ’’الغفور‘‘ کا ظہور ہوگا۔ ہاں! اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے۔ وہ جسے چاہے بخش سکتا ہے خواہ اُس نے مغفرت طلب ہی نہ کی ہو۔ لیکن اس حالت میں صفت ’’الغفور‘‘ کا تعلق رحمانیت سے ہوگا نہ کہ رحیمیت سے۔ بعض ایسے امور ہیں جن کو اللہ تعالیٰ محض مومنوں کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ یہ امور صفت رحیمیت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس صفت کا مورد بننے کے لئے اول تو انسان کا مومن ہونا لازمی ہے۔ غیر مومن پر ان کا ظہور نہیں ہوتا اور اگر انسان مومن ہو کر وہ کام نہ کرے جو کسی خاص صفت کے ظہور کے لئے لازمی ہیں تو رحیمیت کے تحت اُس پر اِس صفت کا ظہور نہیں ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ جب کسی کو نبی بناتا ہے تو صفت رحمانیت کے تحت بناتا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی کب بناتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نبی تب بناتا ہے جب اُس کے وجود کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت تب پیدا ہوتی ہے جب زمین ظلم وفساد سے بھر جاتی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ نبی بھیجتا ہے تا زمین کو عدل وانصاف سے بھردے۔ جب زمین میں فساد اور گمراہی پھیل جاتی ہے تو کوئی بھی اس بات کا مستحق نہیں ہوتا کہ اُسے اللہ کی نعماء اور افضال عطا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے، بغیر کسی انسان کے استحقاق کے صفت رحمانیت کا جلوہ دکھاتا ہے اور لوگوں کی ہدایت کے لئے کسی کو نبی بنا کر بھیجتا ہے۔ پس نبی کو اللہ تعالیٰ صفت رحمانیت کے تحت بلاواسطہ منتخب کرتا ہے۔

لیکن بعد اس کے کہ نبی اپنا کام مکمل کر چکتا ہے اور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچا کر مومنوں کی ایک ایسی جماعت قائم کر لیتا ہے جو صراط مستقیم پر گامزن ہوتی ہے، تو اللہ تعالیٰ ان مومنوں کو اپنی صفت رحیمیت کا جلوہ دکھاتا ہے اور ان کے لئے خلیفہ منتخب کرتا ہے۔ یعنی ان مومنوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں اور عمل صالح بجا لاتے ہیں۔ خلافت ربّانیہ کے قیام کے لئے ان دو شرطوں کا پورا ہونا لازمی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

’’تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا‘‘۔ (النور:56)

یعنی یہ وعدہ عام نہیں ہے بلکہ پہلے دو شرطوں کا پورا ہونا لازمی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے گا اور خلیفہ بنائے گا۔ اگر یہ دونوں شرطیں یا ان میں سے کوئی ایک شرط بھی پوری نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کا خلیفہ بنانے کا وعدہ پورا نہیں ہوگا اور یہ دو شرطیں (1) ایمان اور (2) عمل صالح ہیں۔ صرف ایمان کافی نہیں ہے اور نہ ہی عمل صالح کی ایمان کے بغیر کوئی حیثیت ہے۔

جہاں تک ایمان کا تعلق ہے تو اس سے مراد اللہ پر ایمان اور فرشتوں پر ایمان اور اس کی کتابوں پر ایمان اور (تمام) رسولوں پر ایمان اور یوم آخرت پر ایمان

اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لانا ہے۔لیکن ......عمل صالح سے کیا مراد ہے جس کا ہونا ضروری ہے تا کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ منتخب کرے؟اس سوال کا جواب انہی آیات میں موجود ہے جو آیت استخلاف کے سیاق و سباق میں آئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ نور میں فرماتا ہے:۔

’’مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔تُو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔ دستور کے مطابق اطاعت (کرو)۔ یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو، جو اس نے ان کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے‘‘۔

(النور:57-52)

سورۃ نور آیت نمبر 56 میں خلیفہ بنانے کا وعدہ ہے۔اس سے پہلے چار آیات اور بعد والی آیت میں سات مرتبہ اطاعت کا ذکر آیا ہے۔جیسا کہ درج ذیل ہے۔

قرآن کریم میں اس مقام کے علاوہ کسی اور جگہ چھ مسلسل آیات میں سات بار اطاعت کا ذکر نہیں آیا۔ اور یہ اس لئے ہے کہ اس مقام میں آیت استخلاف کا بیان ہے۔اس بات سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ خلافت راشدہ قائم کرے تو ایمان اور عمل صالح کی شرط پورا ہونا لازمی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تاکیداً بتا دیا کہ اعمال صالحہ سے مراد اطاعت ہے۔اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت اور اس خلیفہ کی اطاعت جسے اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے۔

اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت تو (تم میں سے جو لوگ ایمان لائے) میں آ جاتی ہے اور اعمال صالحہ سے مراد اس خلیفہ کی اطاعت ہے جسے اللہ تعالیٰ چن لیتا ہے۔اس اطاعت کے بغیر اعمال صالحہ نہیں کئے جا سکتے اور اعمال صالحہ نہیں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ خلافت کو قائم نہیں کرے گا۔

ہم خلافت اولیٰ میں اس کا نمونہ دیکھ چکے ہیں کہ جب خلیفہ کی اطاعت نہ کی گئی تو کس طرح مسلمان خلافت ربّانیہ کے وجود سے محروم ہو گئے۔اس وقت لوگ مومن تھے اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے تھے لیکن اعمال صالحہ نہیں تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابع کی شہادت کے بعد اللہ نے اُن سے خلافت کی نعمت کو واپس لے لیا اور اس طرح خلافت راشدہ یعنی خلافت علیٰ منہاج النبوت کا اختتام ہوا۔

پس یقیناً اللہ تعالیٰ کا کسی کو خلیفہ کے طور پر منتخب کرنا ایک نعمت عظمیٰ ہے۔اور یہ نعمت انہی لوگوں پر نازل ہوتی ہے جو ایمان لائیں اور عمل صالح بجا لائیں۔ اگر مومن اپنے تقاضے پورے نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی یہ نعمت اُن کو عطا نہیں کرے گا۔

تیسرا سوال

اللہ تعالیٰ کسے بطور خلیفہ منتخب کرتا ہے اور کونسی ایسی صفات ہیں جو اس میں نمایاں ہوتی ہیں؟

اس سوال کا جواب بھی قرآن کریم میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس سے دعا مانگیں کہ ’’ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے‘‘۔

(الفرقان:75)

اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے لئے متقیوں میں سے امام بنا......یا......ہم میں سے متقیوں کیلئے امام بنا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ دعا نہیں سنتا یا کیا اسے قبول نہیں کرتا؟ یقیناً وہ سنتا بھی ہے اور قبول بھی کرتا ہے لیکن اس شرط پر کہ دعا کرنے والے مومنوں میں سے ہوں اور خلافت کی اطاعت کرنے والے ہوں۔

خلیفہ کی وفات کے بعد مومنین کی جماعت کو بہت بڑا صدمہ پہنچتا ہے اور خوف ان کے دامنگیر ہوتا ہے۔ جیسے کسی خاندان کے باپ کی وفات کے بعد انہیں بہت بڑا غم پہنچتا ہے اسی طرح مومنین کی جماعت کے روحانی باپ کی وفات سے بہت زیادہ غم اور تکلیف پہنچتی ہے۔ ہر ایک کو خوف اور بے چینی لاحق ہوتی ہے اور ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ انتخاب خلیفہ کے ذریعہ اُن پر اپنا فضل جاری رکھے گا؟ یہ غم اور پریشانی انہیں مارے جاتی ہے اور وہ اپنے نفسوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ اُس خلیفہ کی اطاعت کرتے تھے جو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا ہے یا اُس کی نافرمانی کرتے اور حکم عدولی کرتے تھے؟ وہ سب اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور سوز و گداز سے اور زخمی دل اور دُکھی روح کے ساتھ اُس سے دعا کرتے ہیں اور اپنی تمام نافرمانیوں اور گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اُس سے اپنی تمام غلطیوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اُس سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ:۔’’ہمارے لئے اسے خلیفہ بنا دے جسے تو پسند کرتا ہے‘‘۔

پس اس طرح خلافت کا قائم ہونا انسانی فعل سے نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اور انسان کی حیثیت محض وسیلہ کی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی منشاء کا اظہار کرتا ہے۔انسان کا کام تو محض کسان کی طرح مٹی میں بیج ڈالنا ہے لیکن اُگانے والی اللہ ہی کی ذات ہے۔بالکل اسی طرح جیسے مشرکین مکہ سے قتال تو مسلمانوں نے کیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ ہی تھا جو ان مشرکوں کو مومنوں کے ہاتھوں سے عذاب دے رہا تھا۔

مذہب کی غرض:

مومن اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ اُن لوگوں کو جو انتخاب کے عمل میں شامل ہونگے ، اس بات کی توفیق عطا کر کہ وہ اُسی شخص کے حق میں ووٹ دیں جسے اللہ تعالیٰ اُن کے لئے خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کی غرض کیا ہے؟ مذہب کی غرض یہ نہیں ہے کہ انسان دولتمند ہو اور اچھی زندگی گزارے اور اچھے معاشرے میں رہے اور بس۔ بلکہ مذہب کی بنیادی غرض یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق قائم کرے۔اگر کوئی مذہب اس غرض کو پورا نہیں کرتا تو انسان کو اس مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ یقیناً ایسا دین جو اللہ اور مخلوق کے درمیان تعلق قائم نہ کرے وہ مردہ اور بے حیثیت ہے۔جبکہ دین حق ایک زندہ مذہب ہے اور یہ محض دین حق ہی کی خصوصیت ہے کہ اس کے ذریعہ انسان اپنے خالق سے ایک تعلق قائم کر سکتا ہے اور یہ تعلق تقاضا کرتا ہے کہ انسان جب غم و الم اور بے چینی میں مبتلا ہو، جب انسان کو کوئی بہت بڑی مصیبت پہنچے، جب انسان ہدایت کا محتاج ہو تو وہ اُس سے دعا کرے اور اللہ اُس کی دعا کو سنے اور اُسے ہدایت دے۔جیسے کہتے ہیں کہ ’’دوست وہ جو مشکل میں کام آئے‘‘۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

’’اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے‘‘۔

(البقرۃ:258)

مومنوں کے لئے خلیفہ یعنی متقیوں کے امام کی وفات سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کوئی نہیں۔ جب سب سے زیادہ متقی اور راست باز شخص مومنوں کی جماعت میں نہ رہے اور جماعت ایک ایسے جسم کی طرح ہو جائے جس کا سر نہ ہو۔تو مومن کیا کرتے ہیں؟ وہ آستانۂ ربّ العزت پر گر جاتے ہیں اور اُس سے فریاد کرتے ہیں کہ: اے ہمارے ربّ! ہماری مدد فرما، ہماری فریاد رسی فرما، اور ووٹ دینے والوں کو اس شخص کی طرف ہدایت دے جسے تو خلیفہ بنانا چاہتا ہے تب اللہ تعالیٰ صفت رحیمیت کا جلوہ دکھاتا ہے اور ایک بار پھر اُس خلافت کو قائم کر دیتا ہے جس کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے۔ وہ مومنوں کو ہدایت دیتا ہے اور اُس شخص کے متعلق آگاہ فرماتا ہے جسے وہ کھڑا کرنا چاہتا ہے۔مومنوں کا کام تو محض اُس شخص کو ووٹ دینا ہے جسے اللہ خلیفہ بنانا چاہتا ہے، اُس کا انتخاب تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

میاں عبدالرشید کا ایک اور کالم

’’خوارج وہ لوگ تھے، جو سیدنا علیؓ کے تحکیم (ثالثی) پر متفق ہونے کے بعد آپ سے الگ ہو گئے۔ان کا نعرہ تھا ’’لاحکم الا اللہ‘‘ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حکم نہیں) سیدنا علیؓ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے ایک سچے کلمہ کو غلط معانی پہنا دیئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی راعی یا امیر نہیں ہو سکتا۔

خوارج اپنے عقائد میں سنگدلی کی حد تک متشدد تھے۔ بے سوچے سمجھے الفاظ کی پیروی کرتے۔ دین کی روح کو پامال کر دیتے جو مسلمان سیدنا علیؓ یا سیدنا عثمانؓ یا سیدنا طلحہؓ یا سیدنا زبیرؓ کو برا نہ کہتا، اسے بے دریغ قتل کر دیتے مگر عیسائی کو ذمی سمجھ کر اس کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگا دیتے۔ان کا سب سے بڑا عقیدہ یہ تھا کہ ہر گنہگار کافر ہے۔اس عقیدہ نے امت مسلمہ کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے اثرات کسی نہ کسی صورت میں آج تک موجود ہیں۔ آج بھی مسلمان ایک دوسرے کو بدعتی اور مشرک کہہ کر انہیں کافر اور واجب القتل قرار دیتے ہیں۔

سیدنا علیؓ نے خارجیوں کے اس عقیدہ کا یوں ابطال فرمایا ’’تمام اچھی طرح سے جانتے ہوئے کہ جناب رسولؐ پاک نے شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا، پھر اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔ قاتل سے قصاص لیا، مگر اس کے اہل کو میراث سے محروم نہ کیا۔ آپؐ نے چور کا ہاتھ کاٹا مگر اسے مال غنیمت سے محروم نہیں کیا (گویا) آپؐ نے گنہگاروں کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا۔‘‘

امام ابوحنیفہؒ لکھتے ہیں:۔

میرا یہ قول ہے کہ اہل قبلہ سب مومن ہیں اور وہ فرائض کے ترک سے کافر نہیں ہو جاتے۔ جو شخص ایمان کے تمام فرائض بجا لاتا ہے وہ مومن اور جنتی ہے، جو ایمان اور اعمال دونوں کا تارک ہے وہ کافر اور دوزخی ہے۔

جو شخص ایمان رکھتا ہے مگر فرائض اس سے ترک ہو جاتے ہیں وہ مسلمان ضرور ہے لیکن گنہگار مسلمان ہے۔اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اس پر عذاب کرے یا اسے معاف کر دے۔

ع

آخر گنہ گار ہوں، کافر نہیں ہوں میں

(غالب)

(نوائے وقت مورخہ 5 دسمبر 2009ء)

مرتبہ۔مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

حاصل مطالعہ اخبارات ورسائل کے مفید اقتباسات

ایک وقیع اخبارنویس

محمد شفیع (م۔ش)

نوائے وقت کے کالم نویس رفیق غوری اپنے مضمون ’’کچھ باتیں اگلے وقتوں کی‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

حال پرغوراور مستقبل کی منصوبہ بندی ضروری ہے تاہم ماضی کوبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے،اس لئے آج آخری بار ماضی میں جھانکتے ہیں ۔پھر حال کی بات کریں گے سب سے پہلے تحریک پاکستان کے ایک کارکن م۔ش کا ذکر کرتے ہیں۔آج میاں شفیع صاحب محترم کے بارے میں شاید کافی دوستوں کو معلوم نہیں ہے۔کہ میاں صاحب بھی بنیادی طور پر رپورٹر ہی تھےاور بحیثیت رپورٹر مرحوم نے مشکل ترین حالات میں وہ تمام کچھ شائع کیا جو اس دور کے دوسرے اخبارات میں لکھنا مشکل یا ممکن ہی نہیں محال ہوتا تھا۔میاں صاحب کی یہ رپورٹیں ،یہ باتیں ،یہ ڈائریاں آج بھی اگر پڑھنے کومل جائیں اور پڑھنے والے ان تمام باتوں کے پس منظر سے آگاہ ہوں تو یہ ڈائریاں،یہ کالم یقیناً ہماری باوقار صحافت کا اہم حصہ ہیں ۔......میاں صاحب نے ہی سول اینڈ ملٹری گزٹ جیسے اخبار میں یہ بات تحقیق کے بعد لکھی تھی کہ بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ نے جب شادی کی تواس سے پہلے رتی بائی نے باضابطہ طور پر اسلام قبول کیا تھا۔اسلام قبول کرنے اور بیرسٹر محمد علی جناح سے نکاح کی تفصیلات سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع ہوگئی تھیں جس کے سبب مظہرعلی اظہر کی چھوڑی ہوئی اس درفنطنی کی تردید ہوگئی تھی۔جس کے سبب موصوف نے قائداعظمؒ کو کافراعظم پکارنے کی جسارت کی تھی،حضرت قائداعظمؒ کے بارے میں یہ حرکت کرنے والے مظہرعلی مرحوم کواس کے بعد ہی ادھر علی ادھر کی شناخت ملی تھی اور وہ شناخت مرحوم کے دُنیا سے اٹھ جانے کے بعد بھی موصوف کے نام کام اور انجام کا حصہ بنی رہی تھی۔

(نوائے وقت 3 جنوری 2010ء)

اسلام میں عورت کا مقام بہت بلند ہے

صحافی محمد اسلم لودھی اپنے کالم ’’کڑوی باتیں‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

ہمارے معاشرے میں ہمیشہ مردوں کی حکمرانی رہی ہے لیکن مرد کبھی اپنی خامیوں پر توجہ نہیں کرتا۔حالانکہ بیٹی ،بہن ،بیوی اور ماں کے روپ میں عورت کو اسلام میں بہت بلند مقام حاصل ہے۔مردوں کوصرف حق مہر کی رقم لکھواتے وقت اسلام یاد آتا ہے فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ اسلامی حق مہر سوابتیس روپے لکھدیں گویا ایک عورت کی قیمت اس مردانہ معاشرے میں سوا بتیس روپے پڑتی ہے حالانکہ اتنی رقم میں تو مرغی بھی نہیں خریدی جاسکتی ۔نکاح فارم میں درج اس شق کوقبول کرنے پرکوئی مرد تیارنہیں ہوتا جس میں عورت کوطلاق لینے کاحق دیا جاتا ہے۔

(نوائے وقت 3 جنوری 2010ء)

زارِروس کا حال زار

صحافی فضل حسین اپنے کالم ’’شفق‘‘ میں تحریر کرتے ہیں:۔

زارروس نکولس دوم ،جوحکومتی معاملات میں زارنیہ الیگزنڈرا کی بے جا مداخلت کے سامنے بے بس تھا۔الیگزنڈرا جرمن شہزادی تھی جس سے زار نے 1894ء میں شادی کی۔ زارنیہ نے راسپوٹین کوسر پر چڑھا رکھا تھا۔جس سے کلیسا تک تنگ اور پریشان تھا۔زار پہلی جنگ کی تباہ کاریوں اور ہولناکیوں سے سنبھل نہ پایا،پہلی جنگ عظیم اس پر مسلط ہوئی تھی۔..........روس کی معیشت جنگ عظیم کے باعث ڈوبی۔......روس میں ہر چیز کی قیمت 4 گنا سے 5 گنا بڑھ گئی۔کاروبار ختم ہر طرف بھوک کا دور دورہ ،بادشاہ سلامت عوام کو حب الوطنی کا درس دیتے ،ان کو بھوک وافلاس کے رحم وکرم پر چھوڑ کر دارالحکومت سے 5 سومیل دور جا بسے،لوگ پیٹ کی آگ بجھانے کیلئے سٹور پر بیکریاں لوٹتے ،پولیس ان کی لاشیں گرانے لگی، جھوٹوں کے ’’آئی جی‘‘ زار کوسب اچھا کی رپورٹیں پہنچارہے تھے۔11 مارچ 1917ء کو200 افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا ایک موقع پر 60 ہزار فوجی بھی انقلابیوں کے ساتھ مل گئے۔ 1917ء میں نکولس دوم کوتخت سے دستبردار ہونا پڑا۔30/اپریل 1918ء کوزار کو پورے خاندان سمیت قصبے یکاٹرن برگ میں آرمی کی دومنزلہ بیرک میں قید کر دیا گیا۔ 16 اور 17 جولائی کی درمیانی شب 2 بجے پورے خاندان کو ان کے ملازموں سمیت جگا کر لباس تبدیل کر کے تہہ خانے میں جانے کو کہا گیا۔بتایا گیا کہ بالشویک مخالف فوج یکاٹرن برگ کی طرف بڑھ رہی ہے وہ اس مکان کو آگ لگا سکتی ہے خاندان نکولس دوم،ملکہ الیگزنڈرا،ایک بیٹے الیکسی اور4 بیٹیوں پرمشتمل تھا۔فیملی ڈاکٹر باورچی سمیت دوملازموں نے اپنے خاندانوں سمیت ان کے ساتھ رہنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔وہ بھی تہہ خانے میں پہنچ گئے ۔ملکہ نے تہہ خانے میں کرسیاں نہ دیکھ کر ناگواری کا اظہارکیا توسب کیلئے کرسیاں منگوالی گئیں ۔ساتھ والے کمرے میں فائرنگ سکواڈ بالشویک افسر یوکوف کی کمانڈ میں تیار تھا۔یوکوف نے ان کے فرمائشی کرسیوں پر بیٹھتے ہی بتادیا کہ ان کا سفر آخرت کی طرف کوچ کا وقت آگیا ہے۔ نکولس خوف اور وحشت سے چلا اٹھا کیا؟ کیا؟ تمھیں نہیں پتا کہ تم کیا کر رہے ہو؟اس کے جواب میں یوکوف نے پہلے والا جملہ دھرایا اور ساتھ ہی فائرنگ کا سلسلہ شروع ہوگیا پہلی گولی نکولس کولگی پھراندھادھند فائرنگ اور بندوقوں کی سنگینوں کے وارشروع ہوگئے۔تاتینا،الگا،انتیسا اور ماریا چاروں بہنوں نے قید کے دوران اور فائرنگ کے وقت بھی ڈیڑھ کلو ہیرے جواہرت کے قیمتی زیورات پہن رکھے تھے۔

(نوائے وقت 22 دسمبر 2009ء)

یہود کی خصلتیں

میاں عبدالرشید اپنے ایک کالم بعنوان ’’دعا کا جواب‘‘ میں لکھتے ہیں:۔

سورہ فاتحہ میں یہ دعا سکھائی گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت دے جو انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے اور ان لوگوں کی راہ سے بچائے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار ہوئے اور جوگمراہ ہیں۔

سورۃ البقرہ میں پہلے فرمایا کہ:۔

یہ قرآن پاک جس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے میں کوئی شک نہیں،متقین کے لئے ہدایت ہے گویا صراط مستقیم کی ہدایت کی جودعا کی تھی قرآن پاک اس دعا کا جواب ہے۔..........

اسی سورۃ میں یہود کا بالتفصیل بیان ہے۔یہ وہ قوم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور انعامات کھو بیٹھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں بھی آگئے۔ان کا طرزعمل بیان فرمایا تاکہ آئندہ آنے والی قومیں اس سے سبق حاصل کریں۔

1:۔اللہ تعالیٰ کے احکام کا مذاق اڑانا

2:۔بے جا مطالبات کرنا،مثلاً من وسلویٰ حاصل ہے،لیکن ساگ اور پیاز وغیرہ مانگ رہے ہیں۔

3:۔احکام الٰہی کا کوئی حصہ مان لینا اور کوئی چھوڑ دینا۔

4:۔نبیوں کوقتل کرنا

5:۔زندگی پر بہت حریص ہونا ،موت سے بھاگنا ،سزا کیا ملی؟ان پر ذلت اور مسکنت مسلط کردی گئی۔بندر اور سؤر بنادیئے گئے۔

اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نچلا طبقہ بندروں کی طرح چاپلوسی اورنقال ہوجائے اوراوپر کا طبقہ سؤر کی طرح بے غیرت اورمتکبر بن جائے۔

(نوائے وقت 4 جنوری 2010ء)

کالم نور بصیرت

از میاں عبدالرشید

سورۃ التین میں فرمایا:(ترجمہ) ’’قسم ہے انجیر کی اورزیتون کی اورطور سینین کی اوراس شہر امن کی‘ بلاشبہ ہم نے انسان کواحسن تقویم میں تخلیق فرمایا۔پھراسے پست ترین سے پست مخلوق کی طرف موڑ دیا۔سوائے ان کے جوایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے،توان کے لئے ایسا اجر ہے،جس میں کمی نہیں کی جائے گی‘‘۔

(التین:1تا4)

اللہ پاک جب کسی چیزکی قسم کھاتے ہیں تواس کا مطلب یہ ہے کہ اسے بطور ثبوت پیش فرمارہے ہیں ۔اس سورۃ میں ارشاد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کواحسن تقویم میں تخلیق فرمایا ہے یعنی اس میں جملہ صلاحیتوں کا نہایت حسین امتزاج ہےاور بلندترین مراتب کے حصول کی صلاحیت رکھتا ہے مگر اس میں پست ترین مخلوق سے بھی پست تر حالت میں گرنے کارجحان بھی موجود ہے۔حضرت نوحؑ اورحضرت عیسیٰؑ میں ایک گونہ مشابہت ہے کہ دونوں کے وعظ ونصیحت سے بہت کم لوگ ایمان لائے۔موسیٰؑ اور جناب رسول ﷺ پاک میں ایک گونہ مشابہت ہے۔حضرت موسیٰؑ بھی صاحب شریعت تھے۔ سورۃ المزمل میں ارشاد ہے۔ (ترجمہ) ’’بے شک ہم نے تمھاری طرف رسول ﷺ بھیجا ہے جوتم پرنگران ہے جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا‘‘۔

(المزمل:15)

ان قسموں سے حضرت نوحؑ اور عیسیٰؑ اور موسیٰؑ اور جناب رسول ﷺ پاک کو بطور شواہد پیش فرمایا کہ ان شخصیتوں کو دیکھ لو۔بلاشبہ انسان کی تقویم احسن ہے اور جن لوگوں نے ان حضرات کی مخالفت کی تھی،نوحؑ کی قوم کے سردار عیسیٰؑ کے یہودی دشمن ،فرعون اور مکہ کے سردار ابوجہل، ابولہب اور ولید بن مغیرہ وغیرہ وہ پست ترین مخلوق سے بھی پست ہوگئے تھے۔البتہ جولوگ پیغمبروں پرایمان لائیں اوراچھے اعمال کریں ان کیلئے ایسا اجر ہے جس میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہے گا یعنی وہ اپنی احسن تقویم پرقائم رہیں گے اور بلند سے بلندتر مراتب کی طرف بڑھتے رہیں گے۔

(نوائے وقت 7 نومبر 2009ء)

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد اکبر احمدی صاحب معلم سلسلہ وقف جدید چک 84 فتح ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 27۔اپریل 2011ء کو بعد از نماز مغرب چک 84 فتح تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور میں راشد احمد ابن مکرم عبدالاحد وڑائچ صاحب، جاذب احمد ابن مکرم محمد انور گوندل صاحب، ارسلان احمد ابن مکرم محمد خالد پرویز گوندل صاحب اور شاہد نعیم ابن مکرم محمد نعیم احمد سروعہ صاحب کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم طارق غنی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن مجید کے مختلف حصے سنے اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو علم قرآن سے مالا مال کرے۔ قرآن کے نور سے ان کے دل روشن سے روشن تر ہوتے رہیں اور ترجمہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم منیر احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد ادریس بھلر صاحب تارہ گڑھ ضلع قصور کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطاء الباقی عطا فرمایا ہے نیز بچہ تحریک وقف نو میں بھی شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد صدیق بھلر صاحب دارالعلوم غربی کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور تا عمر مقبول خدمت دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے محترمہ روزی منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد بٹ صاحب فرینکفرٹ جرمنی کو مورخہ 16۔اپریل 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرب نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم ناصر احمد بٹ صاحب مرحوم سیالکوٹ کی نواسی اور مکرم محمد سلیم بٹ صاحب جرمنی کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی و بابرکت عمر عطا کرے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم لقمان احمد شاد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کو مورخہ 2 مئی 2011ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس کا نام عثمان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم عبدالعزیز طیب صاحب آف امریکہ کا پوتا جبکہ مکرم مستری نذیر احمد صاحب ولد مکرم مستری عبدالغفور صاحب درویش ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین

تقریب نکاح وشادی

مکرم رانا محمد طارق صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد سلیمان صاحب ابن مکرم رانا بنیامین صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ کی شادی مورخہ 9۔اپریل 2011ء کو ہمراہ مکرمہ آصفہ پروین صاحبہ بنت مکرم رانا سلطان محمود صاحب چک نمبر 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب منعقد ہوئی۔ اسی روز مکرم محمد عبداللہ ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اس موقع پر مکرم رانا منیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم رانا دوست محمد صاحب نمبردار کے پوتے اور مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم خلیل آباد سندھ کے نواسے جبکہ دلہن مکرم رانا عبدالسلام صاحب مرحوم خوشاب کی پوتی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک کرے اور دونوں خاندان کیلئے بابرکت ہو۔ آمین

تقریب نکاح وشادی

مکرم ماسٹر سعید احمد صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبارک احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ عطیۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم نعیم اللہ رفیق صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ 90 ہزار روپے حق مہر پر مورخہ یکم جنوری 2011ء کو مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز مورخہ 2 جنوری 2011ء کو نصیر آباد رحمٰن میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم رشید عاصم صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم نے دعا کروائی۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے بابرکت ہونے اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خورشید احمد صاحب شیزان لاہور اطلاع دیتی ہیں۔

میری چھوٹی اور اکلوتی بیٹی عزیزہ عالیہ خورشید بعمر 9 سال وفات پاگئی ہے۔ موصوفہ بچپن سے ہی اعصابی عارضہ کی وجہ سے صاحب فراش تھی مگر بولتی بالکل ٹھیک تھی۔ اپنے بھائیوں نوید، لبید اور ولید کی لاڈلی بہن تھی۔ یکم مئی کو اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال لے جایا گیا مگر وہ راستے میں ہی راہی ملک عدم ہو گئی۔ میری بیٹی کی نماز جنازہ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ نے بیت خلیل سے ملحقہ گراؤنڈ میں پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی عزیزہ مکرم بشیر احمد صاحب سابق کارکن الفضل کی پوتی، مکرم خوشی محمد صاحب مرحوم کی نواسی اور اسی طرح مکرم ادریس احمد وحید صاحب کارکن جامعہ احمدیہ لندن کی بھتیجی تھی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہمیں صبر عطا کرے اور جانے والی روح کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ سعید احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ 61 ر۔ب بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب صدر جماعت احمدیہ 61 ر۔ب بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد کی والدہ محترمہ طالعہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم غلام احمد صاحب نمبردار مرحوم بعمر 75 سال طویل علالت کے بعد مورخہ یکم مئی 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مکرم حافظ مبارک احمد ثانی صاحب پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی بعد تدفین مکرم عزیز الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت نیک نمازوں کی پابند تھیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شمیم اختر صاحبہ ترکہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب)

مکرمہ شمیم اختر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم چوہدری محمد صادق صاحب وفات پاچکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 24/25 دارالرحمت برقبہ 2 کنال 5 مرلہ 218 مربع فٹ میں سے 7 مرلہ 240 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرمہ بشریٰ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ شکیلہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ نبیلہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرمہ راحیلہ اختر صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ انیلہ عتیق صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ شنیلہ صاحبہ (بیٹی)
(8) مکرم عطاء الٰہی صاحب (بیٹا)
(9) مکرم کاشف احمد صاحب (بیٹا)
(10) مکرم محمد افضل صاحب (بیٹا)
(11) مکرم فضل الٰہی صاحب (بیٹا)
(12) مکرم شکیل احمد صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خورشید ہیئر آئل
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

(بقیہ از صفحہ 2)

11-15 pm	چلڈرن کلاس

22 مئی 2011ء

12-30 am	فیتھ میٹرز
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-15 am	انتخاب سخن
3-20 am	راہ ھدیٰ
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
6-30 am	تلاوت
6-40 am	درس حدیث
7-05 am	لقاء مع العرب
8-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
9-30 am	یسرنا القرآن
9-55 am	فیتھ میٹرز
11-00 am	تلاوت
11-10 am	درس حدیث
11-25 am	گلشن وقف نو
12-30 pm	چلڈرن کلاس
1-00 pm	فیتھ میٹرز
2-00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی
3-05 pm	انڈونیشین سروس
4-05 pm	سپینش سروس
5-00 pm	تلاوت
5-20 pm	زندہ لوگ
6-00 pm	بنگلہ سروس
7-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء
8-10 pm	گلشن وقف نو
9-25 pm	فیتھ میٹرز
10-25 pm	یسرنا القرآن
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-20 pm	گلشن وقف نو

تبدیلی نام

۞ مکرم عبداللطیف جاوید صاحب ولد مکرم شیر محمد صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔خاکسار نے اپنا نام عبداللطیف سے بدل کر عبداللطیف جاوید رکھ لیا ہے۔ براہ کرم آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

درخواست دعا

۞ مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ موٹر سائیکل کے ایک حادثہ کی وجہ سے بائیں ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ماہر سرجن کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر عدنان اسلم صاحب BDS, FCPS) Maxillofacial, ORo Surgeon) مورخہ 14 اور 15 مئی 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے وہ درج ذیل امراض میں مبتلا مریضوں کا معائنہ وعلاج معالجہ کریں گے۔

☆منہ کی Minor سرجری

☆عقل داڑھ (Wisdom Tooth) اور ان سے متعلقہ مسائل

☆منہ کے اندر کی جانے والی Biopsies

☆جبڑے چہرے گال کی ہڈی۔آنکھ کے اردگرد کی ہڈی اور ماتھے کی ہڈی کا فریکچر اور علاج

☆منہ کا کینسر اور اس کا علاج

☆جبڑے اور ٹھوڑی کے چھوٹے/بڑے پن کا علاج

☆جبڑے اور ٹھوڑی کی Aesthetic سرجری

☆کسی چوٹ کے نتیجہ میں منہ کا نہ کھلنا اور اس سے منسلک چہرہ کے مسائل کا علاج

☆تالو اور کٹے ہوئے ہونٹ کی سرجری مثلاً جبڑے اور تالو کی پوزیشن کو صحیح کرنے کیلئے ہڈی ڈالنا اور اس کی پوزیشن درست کرنا۔

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے قبل از وقت ہسپتال تشریف لا کر اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

☆......☆......☆

خبریں

اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ، پاکستان نے بھارت کو شکست دیدی

20ویں اذلان شاہ کپ ہاکی ٹورنامنٹ میں پاکستان نے روایتی حریف بھارت کو 1-3 سے مات دے کر کرکٹ ورلڈ کپ میں ہونے والی شکست کا بدلہ چکا دیا ہے۔

چیف جسٹس کی سربراہی میں تحقیقاتی کمیشن بنایا جائے

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) حکومت کی قائم کردہ تحقیقاتی کمیٹی مسترد کرتی ہے۔حکومت ایبٹ آباد کے واقعہ کی تحقیقات کیلئے تین روز میں چیف جسٹس آف پاکستان کی سربراہی میں جوڈیشل کمیشن تشکیل دے جو 21 روز میں تحقیقات مکمل کر کے حقائق سامنے لائے۔

ملک کو شدید خطرات کا سامنا ہے، قوم متحد ہو جائے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ملک کو شدید خطرات لاحق ہیں، سنگین دھمکیاں مل رہی ہیں، کسی کو یہ موقع نہیں دینا چاہئے کہ وہ ہمیں نقصان پہنچائے۔اسامہ بن لادن پاکستان کا شہری تھا نہ اسے کسی نے مدعو کیا۔پوری قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں متحد ہو جائے کیونکہ ملک ہے تو سب کچھ ہے۔ہم نے مل کر ملک کو بحرانوں سے نکالنا ہے۔کسی کو اپنی سرزمین کا غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

محکمہ ریلوے کے 250 انجن گراؤنڈ

"پاکستان ریلویز" کے ملکیتی 500 میں سے 250 لوکوموٹو انجن ایک عرصہ سے گراؤنڈ کئے جا چکے ہیں۔فنڈز کی عدم دستیابی اور متعلقہ حکام کی عدم توجہی سے مینٹیننس کا بندوبست نہ ہونے کے باعث مزید کئی انجن گراؤنڈ ہونے کے خدشات ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13 مئی

طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:58

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گیس ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
0321-7701739 راؤ خرم ذیشان
047-6213595 آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر

ہر فرد۔ہر عمر۔ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب 0344-7801578

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

Dealer of Gul Ahmed, Firdous & Classic Lawn
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369 اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت پمپ کے اندر بھی موجود ہے
ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کار فل سروس -/150
کار واش -/70
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7552618,0300-8403289